



"سب سے زیادہ آپ ہی اپنے بچے کو جانتے ہیں - میں نے یہ سبق مشکلات سے گزرنے کے بعد سیکھا

میں نے "ویسی ماں" بننے کا کبھی ارادہ نہیں کیا تھا جو مطالبے اور اصرار کرتی رہتی ہے جو پروفیشنلز سے سوال کرتی ہے۔ جو "وہ ٹھیک جا رہا ہے" کو مکمل جواب کے طور پر قبول نہیں کرتی۔ لیکن اپنے بچے کے معاملے میں آپ کچھ ایسے انسان بن جاتے ہیں جو بننے کا آپ نے کبھی نہیں سوچا تھا - کیونکہ آپ کو "بننا پڑتا ہے"۔

میرا بیٹا 28 ہفتوں کے حمل بعد پیدا ہوا۔ بہت چھوٹا، نازک سا مگر مقابلے کی ہمت رکھتا تھا۔ ہم نے کئی مہینے NICU 1 میں گزارے جب ہم اس کی آنکھوں میں دیکھنے سے زیادہ مانیٹرز کو دیکھتے رہتے تھے۔ اسی لیے جب ہم اسے گھر لائے تو شروع شروع میں ہم اس کی ہر نئی حرکت پر اس قدر خوش ہوتے جیسے یہ کوئی معجزہ ہو۔ اور یہ معجزے ہی تھے - "اس کے" معجزے۔

لیکن مجھے دل ہی دل میں ہمیشہ لگتا رہا کہ کچھ ایسا ہے جو ٹھیک نہیں ہے۔ مہینے گزرنے کے ساتھ ساتھ مجھے احساس ہونے لگا کہ میرا بچہ کچھ پیچھے جا رہا ہے - وہ دوسرے ننھے بچوں کی طرح غوں غاں نہیں کرتا تھا، جب اس کے ہم عمر بچے گھٹنوں رینگ رہے تھے تو اس نے سہارے کے بغیر بیٹھنا بھی نہیں شروع کیا تھا، اور وہ بہت کم نظر ملاتا تھا۔ جب بھی میں پریشان کن آثار کا ذکر کرتی، مجھے ایک ہی جواب ملتا تھا: "بھئی وہ 28 ہفتے بعد پیدا ہوا تھا، اس لحاظ سے تو وہ بہت اچھا جا رہا ہے۔"

میں شروع میں یہ مان لیتی تھی۔ ظاہر ہے، وہ تھوڑا سا پیچھے ہی ہوگا۔ میں خود کو صبر سے کام لینے اور اپنے بچے کا مقابلہ دوسروں سے نہ کرنے کی ہدایت کرتی۔ لیکن اندر ہی اندر میری فکر بڑھتی گئی۔

میں نے نوٹس رکھنے شروع کر دیے - وڈیوز، فوٹوز، ٹائم لائنز۔ ہم باقاعدگی سے پیڈیاٹریشن کے پاس جاتے تھے جہاں میں یہ نوٹس لے جانے لگی۔ میں نے اپنی تشویش کا اظہار کیا، شروع میں ہچکچاتے ہوئے، لیکن ہر بار میرا لہجہ زیادہ مضبوط ہوتا گیا۔

میری بات کو کوئی اہمیت نہ دی گئی، بار بار ایسا ہی ہوا۔

"وہ دوسرے بچوں کے برابر آجائے گا۔"

"لڑکے قدرے پیچھے ہوتے ہیں۔"

"آپ اس بارے میں ضرورت سے زیادہ سوچتی ہیں۔"

"کچھ مائیں بس امدادی فنڈنگ لینے کی خاطر تشخیص حاصل کرنا چاہتی ہیں۔"

یہ آخری بات بڑی تکلیف دہ تھی۔

میرا مقصد فنڈنگ لینا نہیں تھا – مجھے "جوابوں" کی تلاش تھی۔ مجھے رہنمائی کی ضرورت تھی۔ مجھے ضرورت تھی کہ کوئی کہتا، "ہاں، یہ مجھے بھی نظر آ رہا ہے۔ چلیں، چہاں بین کرتے ہیں۔" لیکن کسی نے یہ نہیں کہا۔ کم از کم پہلے پہل کسی نے نہیں کہا۔

آخر، میری برداشت ختم ہو گئی۔ میں نے دوسرے ماہرین سے رائے لینے کی کوششیں شروع کر دیں۔ میں گھنٹوں بچوں کی نشوونما پر تحقیق پڑھتی تھی۔ اس سے میری آنکھیں دھندلا جاتیں۔ اس لیے نہیں کہ مجھے ڈاکٹروں پر بھروسا نہیں تھا – بلکہ اس لیے کہ لگتا تھا ڈاکٹروں کو مجھ پر بھروسا نہیں۔

آخر کہیں دو سال کے اصرار اور میرے بیٹے کے پہلے مرگی کے دورے کے بعد ہمیں پہلی بار تشخیص بتائی گئی: نشوونما میں گلوبل تاخیر، سیرپرل پالزی اور مرگی۔ اس سے سارے سوالوں کا جواب تو نہیں ملا لیکن ہمیں صورتحال کا کچھ باقاعدہ علم ہو گیا۔ اور تب جا کر بچپن میں جلد مدد، تھراپیز اور اس قسم کے سہارے ملنے لگے جن کے لیے میں منتیں کرتی رہی تھی۔

مجھے یاد ہے کہ میں اپنے بیٹے کی نئی پیڈیاٹریشن سے پہلی ملاقات میں رو پڑی تھی – مجھے تشخیص کی وجہ سے رونا نہیں آیا تھا بلکہ وجہ یہ تھی کہ آخر کسی کو میرا بیٹا "دکھائی دیا"۔ پیڈیاٹریشن نے "ہمیں" دیکھا اور مجھ سے کہا کہ میں اب بس ماں بن کر اپنے بیٹے کا خیال رکھ سکتی ہوں اور سب میڈیکل بندوبست وہ کریں گی۔

اب جبکہ کئی سال گزر چکے ہیں، وہ اپنے پیارے اور منفرد انداز میں بہت اچھا جا رہا ہے۔ اسے اب بھی چیلنج پیش ہیں لیکن وہ اتنا اچھا جا رہا ہے جس کی کسی کو توقع نہیں تھی۔ اتنی بہت سی چیزوں سے گزر کر میں نے سب سے بڑھ کر یہی سیکھا:

"سب سے زیادہ آپ ہی اپنے بچے کو جانتے ہیں۔"

پہلے لگتا تھا کہ لوگ یہ جملہ بس ایسے ہی بول دیتے ہیں۔ لیکن اب میں اس جملے کو اپنی ڈھال سمجھتی ہوں۔ کوئی اور انسان آپ کے بچے کے ساتھ آپ جتنا وقت نہیں گزارتا۔ کوئی اور وہ سب کچھ نہیں دیکھتا جو آپ دن رات دیکھتے ہیں۔ آپ کی چھٹی حس "سچی" ہے اور اسے "مانا" جانا چاہیے۔

اگر آپ کا کوئی بچہ ہے اور آپ کو یہ پڑھتے ہوئے لگ رہا ہے کہ آپ ویرانے میں چلا رہے ہیں جہاں کوئی جواب نہیں ملتا تو میری اس آواز کو جواب سمجھیں: "یہی کرتے رہیں"۔ خود پر بھروسا رکھیں۔ سوال پوچھنے سے ڈریں نہیں۔ اصرار کرنے سے ڈریں نہیں۔ آپ تنگ نہیں کر رہے ہیں – آپ "مخلص" ہیں۔

اور پروفیشنلز سے مجھے کہنا ہے: پلیز سنیں۔ پلیز ان ماؤں، باپوں اور کیئررز کا اعتبار کریں جو جنونی ہونے کی وجہ سے نہیں بلکہ اپنے دل کی وجہ سے آپ کے پاس آتے ہیں۔ ہم نہ کوئی لیبل مانگ رہے ہیں، نہ پیسے لینا چاہتے ہیں۔ ہم اپنے بچوں کو ایسی زندگی کے بہترین مواقع دلانے کی کوشش کر رہے ہیں جو ان کا حق ہے۔

مجھے پھر سے اپنی آواز پر اعتماد بحال کرنے میں بہت عرصہ لگا۔ کاش میں ایسا جلدی کر لیتی۔ لیکن اب میں آواز اٹھاتی ہوں – صرف اپنے بیٹے کے لیے نہیں، بلکہ ان سب ماں باپ کے لیے جو کسی سننے والے کو تلاش کر رہے ہیں۔

اور آپ کے لیے، جو فکرمندی اور دل میں سوالات لیے یہ پڑھ رہے ہیں، میرا پیغام یہ ہے:

یہ صرف آپ کا تصور نہیں ہے۔

آپ اکیلے نہیں ہیں۔

سب سے زیادہ آپ ہی اپنے بچے کو جانتے ہیں۔

یہ ضرور یاد رکھیں۔ یہ جاننا سب دوسری باتوں سے زیادہ اہم ہے۔

ایک ماں Clare کی تحریر جس نے خاموش ہونے سے انکار کر دیا